27304 ـ دفتر میں عورتوں سے مخاطب ہونے کا حکم

سوال

دفتر میں بعض اوقات مجھے مجبورا عورتوں سے کلام کرنا پڑتی ہے، کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں؟
اور کیا اس کمپنی میں میری ملازمت شرعا جائز ہے، یا مجھے کوئی اور کام تلاش کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ عورتوں کا فتنہ بہت عظیم ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے:

" میرے بعد مردوں کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں کا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4808) صحیح مسلم حدیث نمبر (2704)

اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اس فتنہ سے بچے اور اس میں لے جانے والے اسباب سے بھی دور رہے، اس کا سب سے بڑا سبب نظر اور اختلاط ہے.

شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے، بلا شبہ اللہ تعالی جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کی خبر رکھنے والا ہے، اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی ظاہری زیبائش کے علاوہ کچھ نہ ظاہر کریں، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے لڑکوں کے، یا اپنے خاوندوں کے لڑکوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی

باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانوں تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (30 ـ 31).

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں تك یہ حکم پہنچا دیں کہ وہ سب اپنی نگاہیں اور نظروں کی حفاظت کریں اور انہیں نیچا رکھیں، اور زنا جیسی قبیح بیماری سے اپنی شرمگاہوں کی بھی حفاظت کریں، پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے لیے ایسا کرنا بہت پاکیزہ اور بہتر ہے.

اور یہ بات تو معلوم شدہ ہے کہ فحاشی سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت یہ ہے کہ فحش کام تك جانے والے اسباب اور وسائل سے بھی اجتناب کیا جائے، اور اس میں کوئی شك وشبہ نہیں کہ نظریں دوڑانا، اور دفاتر اور کام کاج میں مرد و عورت کا آپس میں اختلاط فحاشی میں پڑنے کا سب سے بڑا وسیلہ اور سبب ہے.

اور یہ دونوں چیزیں ہی مومن شخص سے مطلوب ہیں، اور ان کا مومن شخص میں پایا جانا مستحیل ہے، کہ وہ ایك اجنبی اور غیر محرم عورت کے ساتھ دوست کی طرح کام کرتا ہوا نظر آئے، یا پھر وہ عورت ملازمت میں اس کی ساتھی ہو.

لھذا اس عورت کا اس میدان میں اس عورت کا کود پڑنا، یا اس کام کاج میں مرد کا عورت کے ساتھ کام کرنے میں کودنا، ایسا معاملہ ہے جس میں بلاشك و شبہ نظریں نیچی رکھنا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنا، اور اپنے نفس کو پاکیزہ اور طاہر رکھنا مستحیل اور ناممکن ہے.

اور اسی طرح اللہ تعالی نے مومن عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت، اور ظاہری زیبائش و زینت کے علاوہ کچھ ظاہر نہ کرنے کا حکم دیا ہے، اور انہیں اللہ تعالی نے یہ بھی حکم دیا کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں، جس سے اس کا سر اور چہرہ بھی چھپا رہے گا؛ کیونکہ گریبان چہرے، اور سر کی جگہ ہے.

لھذا جب عورت گھر کی چار دیواری سے نکل کر دفاتر اور ملازمت کے میدان میں نکلے گی تو پھر نظریں کیسے نیچی رہ سکتی ہیں، اور شرمگاہ کی حفاظت کیسے ہو گی، اور زینت و زیبائش کو کیسے چھپایا جاسکے گا، اور مرد و عورت اختلاط سے کیسے بچیں گے؟

بلکہ اختلاط اور مرد و عورت کا آپس میں میل جول تو ان بیماریوں اور غلط و فحش کاموں میں پڑنے کا کفیل و ضامن ہے.

اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مسلمان عورت ایك اجنبی مرد کے ساتھ شانہ بشانہ ملازمت اور کام کرتے ہوئے اپنی

نگاہیں نیچی رکھے؟ اور دلیل یہ ہو کہ وہ تو مرد کے ساتھ کام میں شریک ہے، اور جو کچھ وہ کرتا ہے اس میں برابر کی شریک ہے؟ . انتھی

" عورت کا مرد کے ساتھ میدان عمل میں شریک ہونے کے خطرات "

خلاصہ یہ ہے کہ:

اگر تو ملازمت میں نظریں اور اختلاط مستمر اور جاری رہتا ہے، تو پھر آپ کو یہی نصیحت کی جاتی ہے کہ اس کام کو ترک کر کے کوئی اور کام تلاش کرلیں، یا پھر اسی آفس میں کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں جہاں عورتیں نہ ہوں.

اور اگر ملازمت میں ہر وقت اختلاط نہیں ہوتا، اور نظریں ہر وقت نہیں ملتیں، بلکہ بعض اوقات وقتا فوقتا آپ کے کام میں ایسا ہو جاتا ہے: تو یہ ملازمت جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ نظریں نیچی رکھیں جائیں، اور جتنی جلدی ہو سکے کام نپٹایا جائے، اور جتنا بھی ممکن ہو سکے فتنہ و فساد کے اسباب سے دور رہا جائے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں ظاہری اور باطنی سب فرقوں سے بچا کر رکھے.

واللہ اعلم .